بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعة المبارک

عنوان: باغ فدک کا قصہ (فتنہ برپا کرنے کی بجائے فتنوں سے دور ہو جائیں)

- ★ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال
- ★ ضعیف، موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا
- ★ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں
- ★ یا کوئی نمازی خطیب صاحب کو پرنٹ نکال دیں/واٹس ایپ پر فارورڈ کر دیں

خطبہ رائٹر:
محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی

الداعی الی الخیر
عاجزی فاؤنڈیشن پاکستان

باغ فدک کا قصہ (فتنہ برپا کرنے کی بجائے فتنوں سے دور ہو جائیں)

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللهِ وخيرَ الهديِ هديُ محمدٍ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

تمہید: مال فیئ وہ مال ہے جو جنگ کے بغیر مسلمانوں کے ہاتھ لگے اور مال غنیمت وہ ہے جو جنگ کرنے کے بعد ملے۔ باغ فدک جنگ کرنے کے بغیر ملا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باغ فدک کی وراثت کا مطالبہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدیث ہے کہ انبیاء کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی جو وہ چھوڑ جائیں وہ حق دار مسلمانوں کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ اور یہی موقف درست ہے۔

سورة الحشر 7

مَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَا كِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔

جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے مفت دلایا سو وہ اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تاکہ وہ تمہارے دولت مندوں میں نہ پھرتا رہے، اور جو کچھ تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو، اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے باغ فدک کی وراثت طلب کرنے کا ذکر

صحیح بخاری 6725

عن عائشة أَنَّ فَاطِمَةَ والعَبَّاسَ عليهما السَّلَامُ، أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِن رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، وهُما حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ

أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يقولُ: لا نُورَثُ، ما تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِن هذا المَالِ قالَ أبو بَكْرٍ: واللَّهِ لا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يَصْنَعُهُ فيه إلَّا صَنَعْتُهُ۔

فاطمہ اور عباس علیہما السلام، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے آئے، یہ فدک کی زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے، بلاشبہ آل محمد اسی مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا، بلکہ جسے میں نے نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہوگا وہ میں بھی کروں گا۔

چار صحابہ کرام کی گواہی کہ انبیاء کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی

اہل بیت میں سے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا اقرار کہ انبیاء کرام کی مالی وراثت نہیں ہوتی۔

صحیح بخاری 4033

أَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنه دَعَاهُ، إذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا،

فَقالَ: هلْ لكَ فی عُثْمانَ، وعَبْدِ الرَّحْمَنِ، والزُّبَيْرِ، وسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟
فَقالَ: نَعَمْ فأدْخِلْهُمْ، فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جاءَ فَقالَ: هلْ لكَ فی عَبَّاسٍ،
وعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا دَخَلَا قالَ عَبَّاسٌ: يا أمِيرَ المُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنِي وبيْنَ هذا، وهُما يَخْتَصِمَانِ فی الذی أفَاءَ اللَّهُ علَى رَسولِهِ
صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ مِن بَنِي النَّضِيرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ، وعَبَّاسٌ،
فَقالَ الرَّهْطُ: يا أمِيرَ المُؤْمِنِينَ اقْضِ بيْنَهُمَا، وأَرِحْ أحَدَهُما مِنَ الآخَرِ،
فَقالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا أنْشُدُكُمْ باللَّهِ الذی بإذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ والأرْضُ،
هلْ تَعْلَمُونَ أنَّ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، قالَ: لا نُورَثُ ما تَرَ
كْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بذلكَ نَفْسَهُ؟ قالوا: قدْ قالَ ذلكَ، فأقْبَلَ عُمَرُ علَى
عَبَّاسٍ، وعَلِيٍّ فَقالَ: أنْشُدُكُما باللَّهِ، هلْ تَعْلَمَانِ أنَّ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عليه وسلَّمَ قدْ قالَ ذلكَ؟ قالَا: نَعَمْ،

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چوکیدار یرفاء آئے اور عرض کیا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے انہیں اجازت ہے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہاں، انہیں اندر بلالو۔ تھوڑی دیر بعد یرفاء پھر آئے اور عرض کیا عباس اور علی رضی اللہ عنہما بھی اجازت چاہتے ہیں کیا انہیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، جب یہ بھی دونوں بزرگ اندر تشریف لے آئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا،

امیر المؤمنین! میرا اور ان (علی رضی اللہ عنہ) کا فیصلہ کر دیجئیے۔ وہ دونوں اس جائیداد کے بارے میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال بنو نضیر سے ئےفٔ کے طور پر دی تھی۔ اس موقع پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا اور ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین بولے، امیر المؤمنین آپ ان دونوں بزرگوں کا فیصلہ کر دیں تاکہ دونوں میں کوئی جھگڑا نہ رہے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جلدی نہ کیجئے۔ میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات سے تھی؟ حاضرین بولے کہ جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا، میں آپ دونوں سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو بھی معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے بھی جواب ہاں میں دیا۔

پہلے رسول اللہ کی قرابت داری پھر ابو بکر صدیق کی قرابت داری

صحیح بخاری 4035

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔

واللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ أحَبُّ إلَيَّ أنْ أصِلَ مِن قَرَابَتِي۔

اللہ کی قسم اپنی رشتہ داری سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری افضل اور مقدم ہے۔

وضاحت: جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قسم دے کر کہیں کہ مجھے رسول اللہ کی قرابت داری مقدم ہے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا حق بنتا ہو کیسے روک سکتے ہیں؟

فتنوں کو دبانے والے بنیں اچھالنے والے نہ بنیں

صحیح بخاری 3601

الراوي : أبو هريرة.

سَتَكُونُ فِتَنٌ القاعِدُ فيها خَيْرٌ مِنَ القائِمِ، والقائِمُ فيها خَيْرٌ مِنَ الماشِي، والماشِي فيها خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، ومَن يُشْرِفْ لها تَسْتَشْرِفْهُ، ومَن وجَدَ مَلْجَأً أوْ مَعاذًا فَلْيَعُذْ بهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”فتنوں کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہو گا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچک لے گا اور اس

وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

السلسلة الصحيحة .صحيح

ابو داود 1960

أنَّ عثمانَ رضىَ اللهُ عنهُ صلَّى بمِنى أربعًا فقال عبدُ اللهِ بنُ مسعودٍ مُنكِرًا عليه : صليتُ مع النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ركعتَينِ ومع أبِي بكرٍ ركعتَينِ ومع عمرَ ركعتَينِ ومع عثمانَ صدرًا من إمارتِه ثم أتمَّها ثم تفرقَتْ بكم الطرقُ فلوددتُ أنَّ لي من أربعِ ركعاتٍ ركعتَينِ مُتقبَّلتَينِ ثم إنَّ ابنَ مسعودٍ صلَّى أربعًا فقيل له : عِبتَ على عثمانَ ثم صليتَ أربعًا قال : الخلافُ شرٌّ ۔

عبد الرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو ہی رکعتیں پڑھیں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے شروع میں، پھر وہ پوری پڑھنے لگے، پھر تمہاری رائیں مختلف ہو گئیں، میری تو خواہش ہے کہ میرے لیے چار رکعتوں کے بجائے دو مقبول رکعتیں ہی ہوں۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں، تو ان سے کہا گیا: آپ نے عثمان پر اعتراض کیا، پھر خود ہی چار پڑھنے لگے ؟ تو انہوں نے کہا: اختلاف برا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں اختلاف اور عدم فہم سے بچنے کے لئے بیت اللہ کی تعمیر میں تبدیلیاں نہ کیں۔

صحیح بخاری 1586

الراوی: عائشة أم المؤمنين.

أَنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قالَ لَهَا: يا عَائِشَةُ، لَوْلَا أنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بجَاهِلِيَّةٍ، لَأَمَرْتُ بالبَيْتِ، فَهُدِمَ، فأدْخَلْتُ فيه ما أُخْرِجَ منه، وأَلْزَقْتُهُ بالأرْضِ، وجَعَلْتُ له بَابَيْنِ: بَابًا شَرْقِيًّا، وبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ به أَسَاسَ إبْرَاهِيمَ. فَذلكَ الذي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عنهما علَى هَدْمِهِ. قالَ يَزِيدُ: وشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وبَنَاهُ، وأَدْخَلَ فيه مِنَ الحِجْرِ.

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا، تو میں بیت اللہ کو گرانے کا حکم دے دیتا تاکہ (نئی تعمیر میں) اس حصہ کو بھی داخل کر دوں جو اس سے باہر رہ گیا ہے اور اس کی کرسی زمین کے برابر کر دوں اور اس کے دو دروازے بنادوں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر اس کی تعمیر ہو جاتی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا کعبہ کو گرانے سے یہی مقصد تھا یزید نے بیان کیا کہ میں

اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے گرایا تھا اور اس کی نئ تعمیر کر کے حطیم کو اس کے اندر کر دیا تھا۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا کعبہ کو گرانے سے یہی مقصد تھا یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے گرایا تھا اور اس کی نئ تعمیر کر کے حطیم کو اس کے اندر کر دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ چیزیں حکمت کی خاطر لوگوں کو نہ بتلائیں کہ اس سے معاملات بگڑنہ جائیں۔

صحیح بخاری 120

الراوي : أبو هريرة.

حَفِظْتُ مِن رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ وِعَاءَيْنِ فأمَّا أحَدُهُما فَبَثَثْتُهُ، وأَمَّا الآخَرُ فلوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هذا البُلْعُومُ.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے۔

یہ فتنوں کا دور ہے جس کا جی چاہے صحابہ کرام کے خلاف زہر اگلتا ہے کوئی اسلام کے خلاف بولتا ہے کوئی مساجد مدارس اور علماء کرام کے خلاف بولتا ہے۔

جبکہ فتنوں سے بچنے کا تقاضا ہے کہ خاموش رہیں۔

ابو داود 4059 صحیح

إنَّ بينَ يدَيِ السَّاعةِ فِتَنًا كقطعِ اللَّيلِ المظلِمِ يصبحُ الرَّجلُ فيها مؤمِنًا ويُمسي كافرًا ويُمسي مؤمنًا ويصبحُ كافرًا القاعدُ فيها خيرٌ منَ القائمِ والماشي فيها خيرٌ منَ السَّاعي فكَسِّروا قسيَّكم وقطِّعوا أوتارَكُم واضرِبوا سيوفَكُم بالحجارةِ

اپنی کمانیں توڑ دینا، ان کے تانت کاٹ ڈالنا، اور اپنی تلواروں کی دھار کو پتھروں سے مار کر ختم کر دینا۔

فإن دُخِلَ -يعني- على أحدٍ منكم فليَكُن كخيرِ ابنَي آدمَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے کچھ فتنے ہیں جیسے تاریک رات کی گھڑیاں کہ ہر گھڑی پہلی سے زیادہ تاریک ہوتی ہے ان فتنوں میں صبح کو آدمی مومن رہے گا، اور شام کو کافر ہو جائے گا، اور شام کو مومن رہے گا، اور صبح کو کافر ہو جائے گا، اس میں بیٹھا شخص کھڑے شخص سے بہتر ہو گا، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، تو تم ایسے فتنے کے وقت میں اپنی کمانیں توڑ دینا، ان کے تانت کاٹ ڈالنا، اور اپنی تلواروں کی دھار کو پتھروں سے مار کر ختم کر دینا، پھر اگر اس پر بھی کوئی تم میں سے کسی پر چڑھ آئے، تو اسے چاہیئے کہ وہ آدم کے نیک بیٹے (ہابیل) کے مانند ہو جائے۔

وضاحت: حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے بہتر ہابیل تھا جو قتل ہو گیا لڑائی کے لئے تیار نہ ہو۔

سورة المائدة 28

لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

ترمذی 3233 صححه الألبانی

وہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سکھلائی۔ اس میں ہے

وإذا أردتَ بعِبادِك فِتنةً فاقبِضني إليك غيرَ مَفتونٍ.

اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں ڈالنا چاہیے تو فتنے میں ڈالے جانے سے پہلے مجھے اپنے پاس بلا لے یعنی فتنوں سے پہلے مجھے موت دے دے۔

فتنوں سے بچنے والا خوش نصیب ہے

ابو داود 4063 صححه الألبانی

إنَّ السَّعيدَ لمن جُنِّبَ الفتنَ

إنَّ السَّعيدَ لمن جُنِّبَ الفتنَ

إنَّ السَّعيدَ لمن جُنِّبَ الفتنَ

نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے دور رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے دور رہا،
ولمنِ ابتُلِیَ فصبرَ فواھًا. اور جو فتنے میں پھنس گیا پھر اس نے صبر کیا تو پھر اس کا کیا کہنا۔